اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

THE ALFAZL QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

قادیان دارالامان

ایڈیٹر غلام نبی

جلد ۲۸ | ۱۴ ماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش | [illegible] ۱۳۵۹ھ | ۱۴ اگست ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۷۶

فرقۂ ناجیہ کونسا ہے؟

مولوی ثناء اللہ صاحب سے حال میں کسی نے پوچھا:۔کہ

"حدیث میں جو وارد ہوا ہے۔کہ میری امّت تہتّر گروہ میں تقسیم ہو جائیگی۔ اس لفظ امّت سے کیا مُراد ہے۔ساری دُنیا کے سارے انسان عام اس سے کہ وُہ مسلمان ہوں یا کافر۔یا صرف مسلمان مراد ہیں۔ مسلمان اور کافر مل کر تہتر ہو جائیں گے یا مسلمانوں میں تہتر گروہ ہوں گے۔امت کا لفظ عام ہے جس میں مسلمان اور کافر دونوں داخل ہیں۔اور یہ کیسی حدیث ہے؟"

اس کے ساتھ ہی یہ بھی دریافت کیا۔کہ:۔

"ناجی کون گروہ ہے۔اور ما انا علیہ واصحابی کا کیا مطلب ہے؟"

مولوی صاحب نے اول الذکر سوال کا جواب تو یہ دیا ہے۔کہ:۔

"اس حدیث میں امت سے مراد امت اجابت ہے۔مگر یہ حدیث از روئے سند ثابت نہیں"

اور ثانی الذکر سوال کے متعلق لکھا ہے کہ

"جو گروہ متبع سنت علی طریق الصحابہ ہے۔وُہ ناجی ہے۔صحابہ کرام بلا واسطہ غیرے فرمانِ خدا و رسُول پر عامل تھے۔آج جو گروہ اس اصُول پر قائم ہے۔وُہ ناجی ہے۔ اللہ اعلم"

یہ سوالات اپنی اہمیت کے لحاظ سے اس بات کے مستحق تھے۔کہ مولوی صاحب ان پر معقولیت کے ساتھ روشنی ڈالتے کیونکہ ان کا تعلق مسلمانوں کے مفاسد اور ان کی اصلاح کے ساتھ ہے۔ مگر مولوی صاحب نے محض اس وجہ سے کہ سائل کا ذہن مسلمانوں کے تشتت اور انتشار کو دیکھ کر احمدیت کی طرف مائل نہ ہو۔نہ صرف سوالات کے جوابات کو تشنۂ تحقیق رکھا ہے۔بلکہ یہ لکھ کر کہ "یہ حدیث از رُوئے سند ثابت نہیں" عام لوگوں کو اس مغالطہ میں مبتلا کرنا چاہا ہے۔کہ یہ حدیث صحیح نہیں۔ بلکہ بناوٹی ہے۔حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔چنانچہ صحاح ستّہ میں سے جامع ترمذی اور سنن ابو داؤد میں یہ روایت موجود ہے۔مسند احمد میں بھی اس حدیث کا ذکر ہے۔امام ابن عبدربہ الاندلسی نے "العقد الفرید" میں بھی اسے درج کیا ہے۔

اس کے علاوہ امام جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب الآلی المقنوعہ میں اس حدیث پر بحث کرتے ہوئے اسے "المحفوظ فی المتن" قرار دیا ہے یعنی اس روایت کا متن بالکل درست ہے۔اسی طرح علامہ ابو الفتح الشہرستانی نے اپنی مشہور کتاب "الملل والنحل" میں نہ صرف اس حدیث کو درج کیا ہے بلکہ یہ ثابت کیا ہے۔کہ یہ حدیث عملی رنگ میں بھی پوری ہو چکی ہے چنانچہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کا انہوں نے تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ملا علی قاری نے بھی مشکوٰۃ کی شرح مرقاۃ المفاتیح میں اس حدیث پر بحث کرتے ہوئے اس کی صحت کو تسلیم کیا ہے۔

پس یہ کہنا کہ یہ حدیث از رُوئے سند ثابت نہیں۔کسی طرح درست نہیں ائمہ حدیث کا ایک بڑا گروہ اس کی صحت کو تسلیم کر چکا ہے۔اور خود یہ روایت مشہور کی حد کو پہونچ چکی ہے۔

پھر اس حدیث کی صحت کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے۔کہ عملی رنگ میں یہ حدیث پوری ہو چکی ہے۔اور وُہ اس طرح کہ چونکہ ستّر کا لفظ عربی زبان میں کثرت کے اظہار کے لئے بولا جاتا ہے۔اس لئے رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منشاء یہ تھا۔کہ ایک زمانہ میں مسلمان اتحاد کو ترک کر کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔اور مختلف گروہوں۔اور فرقوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔چنانچہ اب ہر شخص دیکھ رہا ہے۔کہ مسلمان مختلف گروہوں میں بٹ چکے ہیں۔

پس جبکہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث پوری ہو چکی ہے۔تو پھر اس کی صحت سے انکار کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ سُورج کو دیکھنے کے باوجود اُس کے وجود سے ہی انکار کر دیا جائے۔

اب دیکھنا یہ ہے۔کہ ان گروہوں میں سے ناجی فرقہ کونسا ہے۔رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اسی حدیث میں اس سوال کو حل فرما دیا ہے حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں ناجی فرقہ کی علامت یہ ہے۔کہ

ما انا علیہ واصحابی

جو اس راہ پر گامزن ہوگا۔جو میری راہ ہے۔اور وُہ وُہی کام کرے گا جو میرے صحابہ رضوان اللہ علیہم نے کئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن یکم اگست انڈین میڈیکل سروس کے ویسٹ اینڈ کمانڈ کے سابق ڈپٹی ڈائرکٹر میجر جنرل ہاروے اس وقت دشمن کی قید میں ہیں۔ آپ ۲۳ مئی سے لاپتہ تھے۔ جرمن نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ جرمنی انگلستان پر ایک بہت بڑے حملہ کی تیاریاں کر رہا ہے۔ جو پانچ ہفتہ تک ضرور ہو کر رہے گا۔

ملک معظم اور ملکہ معظمہ نے آج اس علاقہ کا دورہ کیا۔ جہاں جرمن حملوں کی شرارت ہے۔ بہت سے خاندان جو بال بال بچ گئے ہیں۔ آپ کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ ایک عورت بھی پیش کی گئی جس نے بغیر کسی ہتھیار کے ایک جرمن ہوا باز کو گرفتار کر لیا تھا۔ ملک معظم نے اسے او۔ بی۔ ای کا خطاب دیا۔

قاہرہ ۲ اگست ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ لیبیا میں انگریزی ہوائی جہازوں نے کامیابی سے حملے کئے اور بارڈیا کے پاس ایک گولہ بارود کے ذخیرہ پر بم برسائے۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے پورٹ سوڈان پر حملہ کی کوشش کی۔ مگر انہیں بھگا دیا گیا۔ مساوا کے پاس تیل صاف کرنے کے ایک اطالوی کارخانہ پر بھی بم برسائے گئے۔ جس سے آگ بھڑک اٹھی۔ اسمارہ کے ہوائی اڈے پر حملے کئے گئے۔ ایک ہینگر برباد ہو گیا۔ اور دوسرے کو نقصان پہنچا۔ ایریٹریا پر حملہ کے وقت اطالوی طیارے مقابلہ پر آئے۔ مگر ان میں سے ایک کو نیچے گرا لیا گیا۔ واپسی پر ایک انگریزی بمبار بھی نیچے گر پڑا۔

لنڈن ۲ اگست سویڈن کی پارلیمنٹ کے ایک غیر معمولی اجلاس میں بادشاہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم لڑائی سے بالکل الگ تھلگ رہیں گے۔ میرا پختہ ارادہ ہے۔ کہ سب سے دوستی رکھوں گا۔ اور ملک کی آزادی کو برقرار رکھتے ہوئے لڑائی سے علیحدہ رہونگا۔

اسوقت یورپ میں قحط سا پڑ رہا ہے۔ ماہرین نے پولینڈ۔ ناروے۔ ڈنمارک ہالینڈ بلجیم اور فرانس کے حالات کا معائنہ کرنے کے بعد یہی نتیجہ اخذ کیا ہے۔ کہ وہاں قحط رونما ہو چکا ہے۔ وارسا کے نواح میں روزانہ سینکڑوں لوگ بھوک سے مر رہے ہیں۔ فرانس کی حکومت امریکہ سے اپیل کرنے والی ہے۔ کہ اسے کھانے پینے کا سامان اور امداد بھی ادھار دے۔ اور قیمت ایک لمبے عرصہ کے بعد وصول کرے۔

ٹوکیو ۳ اگست گرفتار شدہ انگریزوں میں سے چھ رہا کر دیئے گئے ہیں۔ اور سات زیر حراست ہیں۔ آج کوبا میں دو اور انگریزوں کو پکڑ لیا گیا۔

اراضیات سندھ کیلئے احمدی کاشتکاروں کی ضرورت

اراضیات سندھ کے لئے احمدی کاشتکاروں کی ضرورت ہے۔ نئی زمین اور نہری پانی بافراط ہونے کی وجہ سے محنتی کاشتکاروں کے لئے فائدہ کی اچھی صورت ہے۔ سندھ پہنچنے کے بعد ابتدائی ضرورتوں کے لئے مناسب مالی امداد بھی دی جائے گی۔ اصحاب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جاکر فائدہ اٹھائیں جملہ خط و کتابت بنام

سپرنٹنڈنٹ ایم۔ ایچ سنڈیکیٹ قادیان

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے بچش۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھپاکے خون کے دھبے پڑنا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے اور اپنی قیمتی جائیدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب رضؓ طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ اینڈ سنز دواخانہ عین الصحت قادیان

تبلیغ کا اچھا طریقہ

بچے جس طرح کہانی شوق سے سنتے ہیں اسی طرح سمجھدار آدمی مذہبی کتب میں افسانے اسی حکمت کے ماتحت پڑھتے ہیں۔ قرآن شریف بھی احسن القصص ہے۔ جو لوگ احمدی لٹریچر سے جان چراتے ہوں ان کو کتاب خاتم النبین دلچسپ افسانہ کہکر دید یجئے۔ ختم کرنے کے بعد ہی اس کو ہاتھ سے رکھیگا۔ صفحات سات سو غیر احمدی میں احمدیت کو انجکشن کر دیگی۔ قیمت دو روپیہ منیجر کمپنی مسادر عابد منزل ہتھیاراں دہلی سے منگایئے

تمام ہندوستان میں سب سے سستا تحریک جدید کا اخبار فاروق ہے

بعہد خلافت ثانیہ دار الامان قادیان سے سب سے سستا ہفتہ وار اخبار جو ہر مہینے میں چار بار عمدہ لکھائی چھپائی اور کاغذ پر شائع ہوتا ہے وہ تحریک جدید کا اخبار فاروق ہے۔ جس کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تمام احباب کو بالفاظ ذیل مخاطب فرما کر تحریک کی ہے۔ (۱) "فاروق نے اس سال پہلے سے بہت زیادہ ترقی کی ہے"۔ (۲) "فاروق میں میرا خطبہ جمعہ بھی شائع ہوتا ہے۔ جس کا پڑھنا ہر ایک احمدی کا فرض ہے"۔ (۳) "فاروق میں مجاہدین تحریک جدید کی رپورٹیں بھی چھپتی ہیں۔ جو بہت دلچسپ۔ اور مفید اور اعلےٰ درجہ کی معلومات والی ہوتی ہیں"۔ (۴) "باوجود ان تمام خوبیوں کے اس کی قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہے اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ اڑھائی روپیہ میں اس قسم کے اخبار کا لوگوں کو میسر آجانا غنیمت ہے"۔ (۵) "میر صاحب (ایڈیٹر فاروق) موجودہ زمانہ میں اتنا سستا اخبار لوگوں کو دیکر ذاتی طور پر بہت بڑی قربانی کر رہے ہیں"۔ (۶) "دوست اس کی خریداری کو بڑھائیں۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ کسی اخبار کی خریداری تو نہ بڑھے اور توقع یہ رکھی جائے کہ وہ اخبار عمدگی اور شان کے ساتھ چل سکے"۔ (۷) "پس میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اخبار فاروق کے خریدار بنیں اڑھائی روپیہ سالانہ میں انہیں میرا خطبہ بھی مل جائے گا۔ اور خطبہ کے علاوہ اور بہت سے مضامین سے بھی وہ فائدہ اٹھا سکیں گے"۔ (۸) "اس قدر سستا اخبار ہوتے ہوئے میرے نزدیک اس کی خریداری سے وہی شخص غفلت برت سکتا ہے۔ جسے علم ہی نہ ہو ورنہ ابھی حس ہو کوئی دوسرا شخص اس قسم کی غفلت نہیں کر سکتا"۔ (۹) "تحریک جدید کے کارکن اس اخبار کی خریداری کے لئے جماعتوں میں کوشش کریں (۱۰) میں اور بھی تحریک کرتا رہوں گا"۔ (ارشاد تحریک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ) ان ارشادات اور ایسی زبردست تحریک کو سنکر ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار فاروق کا خریدار بنکر اپنے پیارے امام کی تحریک کو موثر بنائے اور ثواب عظیم حاصل کرے

الداعی الی الخیر خادم سلسلہ میر قاسم علی ایڈیٹر "فاروق" قادیان

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن یکم اگست آج فنانس بل کا مسودہ شائع ہو گیا ہے۔ پانی۔ روشنی اور غیر ضروری کپڑوں پر بھی ٹیکس لگایا گیا ہے۔ تمباکو اور پیٹرول وغیرہ پر مقررہ قیمت کا ایک تہائی ٹیکس لگایا گیا ہے۔ ضروریات زندگی پر ایک چوتھائی۔ اخبارات ورسائل پر بھی ٹیکس لگایا گیا ہے۔

آج ہاؤس آف لارڈز میں حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ ہوائی جہازوں کی اس قدر تعداد کے لئے آرڈر دئیے گئے ہیں۔ کہ وہ آسمان پر چھا جائیں۔ تو کچھ نظر نہ آسکے۔ یہی حال گولہ بارود کی تیاری کا ہے۔

شملہ یکم اگست معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے ایک روپیہ والے نوٹ بیس کروڑ روپیہ کی مالیت کے جاری کئے ہیں۔ اس کی طرف سے کہا گیا ہے کہ اڑھائی روپیہ کے نوٹ جاری کرنیکا وہ کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ ریزرو بنک کے اعلان کے مطابق اس وقت ہندوستان میں کل دو ارب پچاس کروڑ روپیہ کے نوٹ جاری ہیں۔ سنہ ۱۹۱۹ء میں صرف ایک ارب پچاس کروڑ کے تھے۔

ٹوکیو یکم اگست جاپانی دفتر خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ انگریزوں کی گرفتاریوں کے خلاف برطانوی حکومت کے احتجاج پر جاپان گورنمنٹ کوئی توجہ نہیں کرے گی۔

لنڈن یکم اگست برطانیہ کے امریکن سفیر نے امریکن گورنمنٹ سے درخواست کی ہے۔ کہ پچاس ہزار انگریز بچوں کو ملک سے نکال کر امریکہ پہنچانے کے لئے امریکن جہاز انگلستان کی بندرگاہوں میں بھیجے جائیں۔ ان میں زیادہ تر بچے انگریز مزدوروں کے ہوں گے۔

ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ انگلستان پر حملہ کی نیت سے اطالوی افواج۔ ہوائی جہاز اور پیراشوٹرس رود بار انگلستان کے فرانسیسی ساحل پر پہنچ رہے ہیں۔

سوویٹ وزیر خارجہ نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ ہم اس جنگ میں جرمنی کا ساتھ نہیں دیں گے۔ برطانیہ کے ساتھ بھی ہمارے تعلقات خوشگوار ہیں ہم آخر تک غیر جانبدار رہیں گے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

وشی یکم اگست۔ محکوم فرانس اور آزاد فرانس کے مابین ڈاک۔ تار اور ٹیلیفون کا سلسلہ عارضی طور پر نازی حکام نے منقطع کر دیا ہے۔

شملہ یکم اگست سنٹرل اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے لیڈر مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی ۱۴ اگست کو بمبئی میں وائسرائے ہند سے ملیں گے۔

پٹیالہ یکم اگست۔ مہاراجہ صاحب نے ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں اعلان کیا کہ ریاست کی طرف سے چار ہزار سپاہی دئیے جائیں گے۔

لنڈن یکم اگست۔ ترکی سے ایک ہولناک زلزلہ کی خبر آئی ہے۔ جس کا اثر انقرہ۔ استانبول۔ ارزنجان قیصری اور اماسیہ کے اضلاع پر ہوا۔ تین سو اشخاص ہلاک اور کئی سو مجروح ہوئے ہیں

لاہور۔ یکم اگست میونسپل ایڈمنسٹریٹر نے حکم دیا ہے۔ کہ ڈھول یا نقارہ بجانے۔ بگل بجانے۔ پتیل یا ٹین پر چوٹ لگا کر آواز پیدا کرنے اور پبلک جگہ میں گراموفون اور لاؤڈ سپیکر سے آواز پیدا کرنے کی ممانعت ہے مذہبی عبادات کی رسوم اور ٹریفک اس سے مستثنیٰ ہوگا۔

ٹوکیو یکم اگست۔ جاپانی وزیر خارجہ نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ ہم چاہتے ہیں۔ جاپان۔ مانچوکو۔ چین کو ایک دوسرے سے وابستہ کرتے ایک نیا نظام قائم کیا جائے۔ جس میں فرانسیسی ہند چینی۔ جزائر شرق الہند اور بحیرہ جنوبی کے جزائر بھی شامل ہوں گے۔ یہ سب ممالک اپنے باہمی مسائل کو خود حل کر لیا کریں گے۔ اور اپنی ضروریات بھی خود پوری کریں گے۔

کلکتہ یکم اگست بنگال گورنمنٹ ہالویل یادگار کو اس کی موجودہ جگہ سے ہٹانے کے متعلق حکومت ہند سے خط و کتابت کر رہی ہے اور اس کیلئے اجازت حاصل کر رہی ہے

لنڈن۔ یکم اگست معلوم ہوا ہے کہ نیوگنی کو آسٹریلیا کے ڈیفنس سسٹم میں شامل کر لیا گیا ہے۔ اب آسٹریلیا اس کی حفاظت کرے گا۔

شملہ یکم اگست۔ بنامی ایکٹ کے متعلق سیالکوٹ کی دیوانی عدالتوں نے جو فیصلے کئے ہیں۔ ان کے خلاف گورنمنٹ پنجاب ہائی کورٹ میں اپیل دائر کر رہی ہے۔

میڈرڈ یکم اگست۔ حکومت برطانیہ نے بحری ناکہ بندی کی سکیم میں توسیع کا جو اعلان کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کا اثر ہسپانوی مفاد پر نہیں پڑے گا۔

رنگون ۲ اگست حکومت برما کانوں سے زیادہ ٹین نکالنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ اور ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جو ایسی معلومات مہیا کرے گی۔ جنگی کان کنی کا ایک نیا محکمہ کھولنے کیلئے ضرورت ہے

دہلی ۲ اگست مہاراجہ صاحب جے پور نے اپنی فوج کے تین دستے حکومت برطانیہ کی امداد کے لئے دئیے ہیں۔ ان میں سے دوسرا دستہ آج سکندر آباد پہنچ گیا ہے۔

شملہ ۲ اگست۔ حکومت ہند کے محکمہ سپلائی کے انچارج ممبر آنریبل سر محمد ظفر اللہ خانصاحب آج صبح بنگلور پہونچے۔

انڈین چیمبر آف کامرس نے حکومت ہند کے سامنے تجویز پیش کی ہے۔ کہ ریزرو بنک میں ان ڈالروں کا ایک حصہ جمع رکھے۔ جو اس نے حاصل کئے ہیں۔ اور یا پھر ان سے سونا خرید لیا جائے اس نے یہ تجویز بھی پیش کی ہے۔ کہ ہندوستان سے سونا باہر بھیجے جانے پر پابندیاں لگا دے۔

کلکتہ ۲ اگست۔ بنگال اسمبلی کے ممبر خانصاحب عبدالحمید چودھری کو اسمبلی کا ڈپٹی پریذیڈنٹ مقرر کیا گیا ہے۔

آسام کے ایک علاقہ کچھری سے بڑے زور کے بھونچال کی خبر آئی ہے مگر اس سے جو نقصانات ہوئے ان کی تفصیل تاحال نہیں معلوم ہو سکی۔

لاہور یکم اگست۔ حکومت پنجاب نے ایک غیر معمولی اعلان کے ذریعہ تلواروں اور کرپانوں کی فروخت پر سے پابندی ہٹا لی ہے

لنڈن یکم اگست دارالعوام میں حکومت کی طرف سے ایک سوال کے جواب میں کہا گیا۔ کہ فرانس کی جنگ میں برطانیہ کے ۱۱۳ آدمی ایسے ہیں جن کی ایک یا دونوں آنکھیں ضائع ہو گئیں۔

انگلستان میں مقیم غیر ملکیوں کو جنگی امداد میں حصہ لینے کا موقعہ بہم پہنچانے کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ لنڈن میں ایک بین الاقوامی لیبر فورس قائم کی جائے اس کے سٹاف میں ایسے لوگ ہونگے جو تمام زبانیں بول سکتے ہیں۔

جرمنوں نے ہوائی جہازوں کے ذریعہ انگلستان پر بہت سے اشتہار پھینکے ہیں۔ جن کے مضمون کو انگلستان کے سمجھدار لوگوں کے نام ہٹلر کی آخری اپیل قرار دیا گیا ہے۔ اس پر برطانوی اخباروں نے ہٹلر کی پرانی تقریروں کے اقتباس شائع کر کے بتایا ہے۔ کہ اس کے وعدوں پر کوئی اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ آغاز جنگ سے تھوڑی دیر پہلے اس نے کہا تھا۔ کہ فرانس اور جرمنی کی سرحدات ہمیشہ کے لئے متعین ہو چکی ہیں۔ مگر دنیا جانتی ہے کہ اس وعدہ کا کیا انجام ہوا۔

ٹوکیو یکم اگست جاپان کے وزیر خارجہ نے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ جاپان اب ان ممالک کے ساتھ کبھی ہاتھ نہیں ملائے گا۔ جنہوں نے اس سے تعاون کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن یکم اگست انڈین میڈیکل سروس کے ویسٹ اینڈ کمانڈ کے سابق ڈپٹی ڈائرکٹر میجر جنرل ہاروے اس وقت دشمن کی قید میں ہیں۔ آپ ۲۳ مئی سے لاپتہ تھے۔ جرمن نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ جرمنی انگلستان پر ایک بہت بڑے حملہ کی تیاریاں کر رہا ہے۔ جو پانچ ہفتہ تک ملتوی ہو کر رہے گا۔

ملک معظم اور ملکہ معظمہ نے آج اس علاقہ کا دورہ کیا۔ جہاں جرمن حملوں کی شدت ہے۔ بہت سے خاندان جو بال بال بچ گئے ہیں۔ آپ کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ ایک عورت بھی پیش کی گئی۔ جس نے بغیر کسی ہتھیار کے ایک جرمن ہوا باز کو گرفتار کر لیا تھا۔ ملک معظم نے اسے او۔ بی۔ ای کا خطاب دیا۔

قاہرہ ۲ اگست ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ لیبیا میں انگریزی ہوائی جہازوں نے کامیابی سے حملے کئے اور بارڈیا کے پاس ایک گولہ بارود کے ذخیرہ پر بم برسائے۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے پورٹ سوڈان پر حملہ کی کوشش کی۔ مگر انہیں بھگا دیا گیا۔ مساوا کے پاس تیل صاف کرنے کے ایک اطالوی کارخانہ پر بھی بم برسائے گئے۔ جس سے آگ بھڑک اٹھی۔ اسمارہ کے ہوائی اڈے پر حملے کئے گئے۔ ایک ہینگر برباد ہو گیا۔ اور دوسرے کو نقصان پہنچا۔ ایریٹریا پر حملہ کے وقت اطالوی طیارے مقابلہ پر آئے۔ مگر ان میں سے ایک کو نیچے گرا لیا گیا۔ واپسی پر ایک انگریزی بمبار بھی نیچے گر پڑا۔

تبلیغ کا اچھا طریقہ

بچے جس طرح کہانی شوق سے سنتے ہیں اسی طرح سمجھدار آدمی مذہبی کتب میں افسانے اسی حکمت کے ماتحت پڑھتے ہیں۔ قرآن شریف بھی احسن القصص ہے۔ جو لوگ احمدی لٹریچر سے جان چراتے ہوں ان کو کتاب خاتم النبیین دلچسپ افسانہ کہکر دیدیجئے۔ ختم کرنے کے بعد ہی اس کو ہاتھ سے رکھے گا۔ صفحات سات سو غیر احمدی بھی احمدیت کو انجکشن کر دیگی۔ قیمت دو روپیہ منیجر بک ڈپو عابد منزل ہمیاراں دہلی سے منگائیے

لنڈن ۲ اگست سویڈن کی پارلیمنٹ کے ایک غیر معمولی اجلاس میں بادشاہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم لڑائی سے بالکل الگ تھلگ رہیں گے۔ میرا پختہ ارادہ ہے۔ کہ سب سے دوستی رکھوں گا۔ اور ملک کی آزادی کو برقرار رکھتے ہوئے لڑائی سے علیحدہ رہونگا۔

اسوقت یورپ میں قحط سا پڑ رہا ہے۔ ماہرین نے پولینڈ۔ ناروے۔ ڈنمارک ہالینڈ بلجیم اور فرانس کے حالات کا معائنہ کرنے کے بعد یہی نتیجہ اخذ کیا ہے۔ کہ وہاں قحط رونما ہو چکا ہے۔ وارسا کے نواح میں روزانہ سینکڑوں لوگ بھوک سے مر رہے ہیں۔ فرانس کی حکومت امریکہ سے اپیل کرنے والی ہے۔ کہ اسے کھانے پینے کا سامان اور امداد بھی ادھار دے۔ اور قیمت ایک لمبے عرصہ کے بعد وصول کرے۔

ٹوکیو ۳ اگست گرفتار شدہ انگریزوں میں سے چھ رہا کر دیئے گئے ہیں۔ اور سات زیر حراست ہیں۔ آج کوریا میں دو اور انگریزوں کو گرفتار کیا گیا۔

اراضیات سندھ کیلئے احمدی کاشت کاروں کی ضرورت

اراضیات سندھ کے لئے احمدی کاشت کاروں کی ضرورت ہے۔ نئی زمین اور نہری پانی بافراط ہونے کی وجہ سے محنتی کاشت کاروں کے لئے فائدہ کی اچھی صورت ہے۔ سندھ پہنچنے کے بعد ابتدائی ضرورتوں کے لئے مناسب مالی امداد بھی دی جائے گی۔ اصحاب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جاکر فائدہ اٹھائیں جملہ خط و کتابت بنام

سپرنٹنڈنٹ ایم۔ این سنڈیکیٹ قادیان

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں سبز پیلے دست قے تشنج۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑ جانا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے اور اپنی قیمتی جائیدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحبؓ طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ع مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ اینڈ سنز دواخانہ عین الصحت قادیان

تمام ہندوستان میں سب سے سستا تحریک جدید کا اخبار فاروق ہے

بعہد خلافت ثانیہ دار الامان قادیان سے سب سے سستا ہفتہ وار اخبار جو ہر مہینے میں چار بار عمدہ لکھائی چھپائی اور کاغذ پر شائع ہوتا ہے وہ تحریک جدید کا اخبار فاروق ہے۔ جس کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تمام احباب کو بالفاظ ذیل مخاطب فرما کر تحریک کی ہے۔ (۱) "فاروق نے اس سال پہلے سے بہت زیادہ ترقی کی ہے"۔ (۲) "فاروق میں میرا خطبہ جمعہ بھی شائع ہوتا ہے۔ جس کا پڑھنا ہر ایک احمدی کا فرض ہے"۔ (۳) "فاروق میں مجاہدین تحریک جدید کی رپورٹیں بھی چھپتی ہیں۔ جو بہت دلچسپ۔ اور مفید اور اعلیٰ درجہ کی معلومات والی ہوتی ہیں"۔ (۴) "باوجود ان تمام خوبیوں کے اس کی قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہے اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ اڑھائی روپیہ میں اس قسم کے اخبار کا لوگوں کو میسر آجانا غنیمت ہے"۔ (۵) "میر صاحب (ایڈیٹر فاروق) موجودہ زمانہ میں اتنا سستا اخبار لوگوں کو دیکر ذاتی طور پر بہت بڑی قربانی کر رہے ہیں"۔ (۶) "دوست اس کی خریداری کو بڑھائیں یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ کسی اخبار کی خریداری تو نہ بڑھے اور توقع یہ رکھی جائے کہ وہ اخبار عمدگی اور شان کے ساتھ چل سکے"۔ (۷) "پس میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اخبار فاروق کے خریدار بنیں اڑھائی روپیہ سالانہ میں انہیں میرا خطبہ بھی مل جائے گا۔ اور خطبہ کے علاوہ اور بہت سے مضامین سے بھی وہ فائدہ اٹھا سکیں گے"۔ (۸) "اس قدر سستا اخبار ہوتے ہوئے میرے نزدیک اس کی خریداری سے وہی شخص غفلت برت سکتا ہے۔ جسے علم سے ذرا بھی مس نہ ہو کوئی دوسرا شخص اس قسم کی غفلت نہیں کر سکتا"۔ (۹) "تحریک جدید کے کارکن اس اخبار کی خریداری کے لئے جماعتوں میں کوشش کریں (۱۰) میں اور بھی تحریک کرتا رہوں گا"۔ (ارشاد تحریک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ) ان ارشادات اور ایسی زبردست تحریک کو سنکر ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار فاروق کا خریدار بنکر اپنے پیارے امام کی تحریک کو موثر بنائے اور ثواب عظیم حاصل کرے۔

الداعی الی الخیر خادم سلسلہ میر قاسم علی ایڈیٹر "فاروق" قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب یہ دیکھ لینا چاہیئے۔ کہ صحابہ کی وہ خصوصیت کونسی ہے۔ جس کی وجہ سے انہیں تمام عالم اسلامی پر امتیاز حاصل ہے۔ سو وہ خصوصیت یہی ہے۔ کہ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبول کیا۔ آپ کی زیارت کی۔ آپ کی گفتگو سنی۔ اور آپ کے ارشادات کی دل وجان سے تعمیل کی۔ اب ما انا علیہ واصحابی کا مستحق وہی گروہ ہو سکتا ہے۔ جو اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم کا مصداق ہے یعنی جس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شکل میں مقدر تھی قبول کیا اور اس طرح اپنے آپکو صحابہ کرام میں شامل کیا۔ اور یہ سعادت صرف جماعت احمدیہ کو حاصل ہے۔ کیونکہ اسے ہی اس برگزیدہ انسان کو قبول کرنے کی سعادت حاصل ہے۔ جس نے اس زمانہ میں مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا۔ جبکہ مسیح موعود کی آمد کے متعلق تمام علامات اور نشانات پورے ہو چکے ہیں۔ اور جس کے سوا روئے زمین پر کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا۔ پھر خدا تعالےٰ نے زمین و آسمان کے بے شمار نشان آپ کی صداقت میں ظاہر فرمائے۔

پس اس زمانہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد کی مصداق فرقہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔ کہ ما انا علیہ واصحابی۔ اور ہر سعید الفطرت انسان کا فرض ہے۔ کہ اس جماعت میں شامل ہونے میں ایک لمحہ کی دیر نہ لگائے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ ظہور ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج دوپہر کو لاہور سے واپس تشریف لائے۔ اور نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور کے متعلق پونے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ ضعف بہت ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ معلوم ہوا ہے حضور نے لاہور میں ایک دندان ساز سے اپنے دانتوں کا معاینہ کرا کر سکریپ کرایا۔ لیکن یہ عمل تسلی بخش نہیں ہوا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف اور دوران سر کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

لاہور سے بعض صاحبزادگان۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور خان میر صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہمراہ واپس آگئے ہیں۔

آج بعد نماز جمعہ محلہ دار الرحمت اور محلہ دار العلوم کے خدام الاحمدیہ نے نصرت گرلز ہائی سکول کو جانے والی سڑک پر جو بارشوں کی وجہ سے بعض جگہوں سے ٹوٹ گئی تھی مٹی ڈالی۔

آج بھی نہایت زور کی بارش ہوئی۔ قادیان کے اردگرد بہت پانی جمع ہو گیا ہے۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا:۔ (۱) ماسٹر محمد احسن صاحب قادیان ایک عرصہ سے بیمار ہیں (۲) چودھری اسد اللہ خانصاحب قادیان بیمار ہیں (۳) قریشی محمد اقبال صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر کا لڑکا جاوید احمد بیمار ہے (۴) مولوی محمد عثمان صاحب لکھنوی کی دو برادرزادیاں سعیدہ اور رابعہ اور مولوی صاحب کے بھائی ڈاکٹر زبیر صاحب بیمار ہیں۔ سب کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

تقرر سیکرٹری تحریک جدید:۔ شیخ منور دین صاحب کو جماعت آگرہ کے لئے سیکرٹری تحریک جدید منتخب کیا گیا ہے۔ انچارج تحریک جدید قادیان

اجرائے الفضل کے لئے درخواست:۔ پورٹ بلیر کے ایک احمدی طالب علم نے درخواست کی ہے۔ کہ انہیں الفضل کے مطالعہ کا شوق ہے۔ مگر چونکہ خریدنے کی فی الحال استطاعت نہیں۔ اس لئے اگر کوئی صاحب استطاعت احمدی دوست ان کے نام اخبار جاری کرا سکیں تو تو مہربانی ہوگی۔ روپیہ اس اعلان کے حوالہ سے بنام منیجر الفضل ارسال فرمائیں۔ خاکسار منیجر

نظم گوہر بار

تری ہر بات کیف آور ہے وجد انگیز ہے ساقی ... شراب ناب ہے گویا اثر میں تیز ہے ساقی
لنڈھائے جا لنڈھائے جا پلائے جا پلائے جا ... یہ کس نے کہدیا تجھ سی مجھے پرہیز ہے ساقی
وجودِ مصلحِ آخر زماں کی یہ نشانی ہے ... جو بحر و بر میں ہلچل اور رستاخیز ہے ساقی
کریگا قتل و غارت مہدئ اسلام دنیا میں ... پراپیگنڈا دشمن کا یہ شر انگیز ہے ساقی
چھپے غار میں صدیوں سے زندہ کچھ نہیں کرتا ... غلط فہمی ہے یہ افسانہ رنگ آمیز ہے ساقی
غلامانِ مسیح احمدی ہیں رفق پر عامل ... انہیں دیں کے لئے پیکار سے پرہیز ہے ساقی
کوئی کشتی بچا سکتی نہیں جز فضلِ ربانی ... کہ طوفاں موج افزا و تلاطم خیز ہے ساقی
سبھی ادیانِ عالم رہ گئے رستے ہی میں تھک کر ... بڑھا آتا فقط اک احمدی شبدیز ہے ساقی
زباں میں کیا فصاحت ہے بیاں میں کیا سلاست ہے ... اور اس پر ہر اداءِ حسن کیف انگیز ہے ساقی
ترا پیغام ہے محفوظ ضائع ہو نہیں سکتا ... کہ جوں آویزۂ گوہر وہ دل آویز ہے ساقی
گلے میں ڈال کر کفنی پئے تبلیغ نکلیں گے ... کہ اسباب تعیش سے یہ کرسی میز ہے ساقی
عصاء روس کیا مطلب بخارا کی کماں یعنی؟ ... یہ الہام خداوندی تو معنی خیز ہے ساقی
رضاء یار پالیں گے تو سب کچھ ہی کما لیں گے ... یہی اپنے لئے بس دولت پرویز ہے ساقی
"دہم از چشم خود آبے درختانِ محبت را" ... کہ ہر تخم وفا در اصل جنت بیز ہے ساقی
سنا دے سنانے دے مجھے رودادِ غم اپنی ... کہ میری داستانِ شوق عبرت خیز ہے ساقی
سہام لیل ہی آخر اسے نیچا دکھائیں گے ... جو جرمن میں ابھی تک سطوت چنگیز ہے ساقی

ترا ہی ابر نیساں ہے ترا ہی سب یہ فیضاں ہے
جو نظمِ اکملِ نادار گوہر ریز ہے ساقی

مولوی فاضل میں پاس ہونے والے

امسال جامعہ احمدیہ کی طرف سے ۸ طلبا مولوی فاضل کے امتحان میں شامل ہوئے تھے جن میں سے ۷ کامیاب رہے۔ ایک طالب علم کا نتیجہ بعد میں شائع ہوگا پاس ہونے والوں کے نام حسب ذیل ہیں۔

(۱) عبد الصمد صاحب صابر	۴۲۳	(۵) نور الحق صاحب انور	۳۴۹
(۲) محمد احمد صاحب	۴۰۶	(۶) محمد اسمٰعیل صاحب	۳۷۷
(۳) عبد الرحمٰن صاحب بھٹی	۳۷۷	(۷) محمد حسین صاحب	۲۹۸
(۴) بشیر احمد صاحب راجوری	۳۵۰		

ایف۔ اے میں کامیابی } مولوی محمد عثمان صاحب احمدی لکھنوی کی صاحبزادی مریم نے امتحان ایف۔ اے پاس کیا ہے۔ مبارک ہو۔

مفتی محمد صادق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی مبشر اولاد کے متعلق دُعائیں

اور

اخبار "پیغام صلح"

ساڑھے تیرہ سو سال گزرے۔ جبکہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو مسیح موعود کی بعثت کی خوشخبری دی۔ اور منجملہ دیگر علامات کے ایک علامت یہ بیان فرمائی کہ جب وُہ آئے گا۔ تو شادی کرے گا۔ اور اس کے ہاں اولاد پیدا ہوگی۔ بظاہر یہ پیشگوئی عجیب سی نظر آتی ہے۔ کیونکہ دُنیا میں لوگ شادیاں کیا ہی کرتے ہیں۔ اور اُن کے ہاں اولاد بھی ہوا ہی کرتی ہے پھر یہ کہنا کہ مسیح موعود بھی شادی کرے گا اور اللہ تعالےٰ اسے اولاد دے گا۔ اپنے اندر بظاہر کوئی خاص ندرت نہیں رکھتا اور اگر اس پیشگوئی کا صرف اسی قدر مفہوم ہوتا۔ تو اس کی عظمت ظاہر نہ ہو سکتی۔ لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے۔ یہ پیشگوئی محض اس خبر پر مشتمل نہ تھی۔ کہ آپ کی شادی ہوگی۔ اور شادی کے بعد اولاد پیدا ہوگی۔ بلکہ اس میں یہ حقیقت مخفی تھی۔ کہ مسیح موعود کی شادی بھی خدا تعالےٰ کا ایک نشان ہوگی۔ اور اس کی ذریۃ طیبہ بھی خدا تعالےٰ کا نشان ہوگی ۔۔

گویا صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجُود باجود ہی آیات الٰہیہ میں سے خدا تعالےٰ کی ایک بہت بڑی آیت نہیں ہوگا۔ بلکہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور آپ کی ذریت طیبہ بھی خدا تعالےٰ کی آیات ہونگی۔ اور ان کا انکار آیات الٰہیہ کے انکار کے مترادف ہوگا۔ یہ حقیقت خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ پر پوری طرح عیاں ہے۔ اور اس کے افراد خدا تعالےٰ کے ان جیتے جاگتے زندہ نشانوں کی قدر وقیمت کو پہچانتا اور ان کے مقام کو ملحوظ رکھ کر ان کی ہر آواز پر لبیک کہنا اپنے ایمان کا جزو قرار دیتے ہیں۔ مگر غیر مبایعین جن کے دل حد سے بڑھی ہوئی عداوت کی وجہ سے تاریکی میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس ذریت طیبہ پر حملہ کرتے ہُوئے کچھ بھی نہیں شرماتے۔ اور بسا اوقات وُہ ایسے اعتراضات کر دیتے ہیں۔ جن کی زد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جا پڑتی ہے ۔۔

ایسے ہی اعتراضات میں سے ایک وُہ اعتراض ہے۔ جس کا ذکر اخبار "پیغام صلح" نے ۲۶۔ جولائی کی اشاعت میں کیا "پیغام صلح" کو اس امر کا اعتراض ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد کے متعلق بڑی بڑی دُعائیں کی ہیں۔ مگر اس کے نزدیک ان دُعاؤں کا فلسفہ یہ ہے۔ کہ "آپ کو اپنی اولاد کی آنے والی زندگی خطرہ سے خالی معلوم نہ ہوتی تھی۔ لہٰذا آپ نے اللہ تعالیٰ سے بہت دُعائیں کیں۔ کہ وُہ آپ کی اولاد پر رحم فرمائے"

گویا آپ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس بات کا علم دیا گیا تھا۔ کہ نعوذ باللہ تمہاری اولاد گمراہ ہو جائے گی۔ اس لئے آپ نے خدا سے دُعائیں کیں۔ کہ وُہ رحم کرے۔ اور اُن کو ہدایت کے راستہ پر قائم رکھے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر یہ درست ہے۔ تو ہمیں بتایا جائے۔ کہ وُہ کونسے الہامات یا رویا و کشوف ہیں۔ جن سے بالفاظ "پیغام صلح" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس خطرہ کا احساس ہوا۔ کہ آپ کی اولاد نعوذ باللہ گمراہ ہو جائے گی۔ یہ تو ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں آپ کی ذریت طیبہ کے تمام افراد چھوٹی عمر کے تھے۔ پس لازماً یہ خطرہ آپ کو ان کی بعد کی زندگی کے متعلق ہو سکتا تھا۔ اور بعد کی زندگی کے حالات اللہ تعالےٰ ہی ظاہر کر سکتا تھا۔ اور کوئی نہیں۔ پس اگر یہ درست ہے۔ تو ہمیں وُہ رویا و کشوف یا الہامات بتائے جائیں۔ جن میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپ کو اس خطرہ سے متنبہ کر دیا گیا تھا۔ اگر ایسے الہامات یا رویا و کشوف کوئی نہ ہوں۔ اور یقیناً کوئی نہیں۔ تو سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف ایسا بے بُنیاد امر منسُوب کرنا انتہا درجہ کی جسارت ہے ۔۔

دُوسری بات یہ ہے۔ کہ اگر بفرض محال یہ تسلیم بھی کر لیا جائے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی خطرہ سے آگاہ ہوکر اپنی اولاد کے متعلق یہ دُعائیں کی تھیں۔ تو بھی غیر مبایعین کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت تضرع اور ابتہال کے ساتھ اللہ تعالےٰ سے جو دُعائیں کیں۔ وُہ نعوذ باللہ خدا نے ایک ایک کر کے رد کر دیں۔ اور ان میں سے کسی کو بھی قبول نہ کیا۔ کیا غیر مبایعین کے دل اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت سے اس قدر بیگانہ ہو چکے ہیں۔ کہ وہ آپ کی ذات پر اتنا بڑا حملہ کرتے ہُوئے بھی نہیں شرماتے ۔۔

"پیغام صلح" لکھتا ہے۔ کہ "ان دُعاؤں کا جواب اللہ تعالےٰ نے کیا دیا۔ یہ کوئی قادیانی نہیں دکھا سکتا"

گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دُعائیں تو کی تھیں۔ مگر اللہ تعالےٰ نے یہ کہیں وعدہ نہیں کیا تھا۔ کہ وُہ ان کو قبول بھی کرے گا مگر یہ امر اسی مغالطہ دہی ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر مجھ کو یہ تو نے بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو فرماتے ہیں کہ خدا نے مجھے بارہا خبر دی۔ کہ دُنیا کی کوئی طاقت ان کو برباد نہیں کر سکے گی۔ مگر غیر مبایعین کا یہ ادعا ہے۔ کہ نعوذ باللہ شیطان نے ایک ہی حملہ سے ان سب کو پچھاڑ دیا۔ اور ان کی رُوحانی طاقتوں کو برباد کر دیا۔ پھر فرماتے ہیں:۔

مری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہُوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ان اشعار میں حضور نے اپنی ذریت طیبہ کو پنج تن قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ یہی وُہ لوگ ہیں۔ جن پر بنا احمدیت قائم ہے۔ اب ایک طرف ان اشعار کو رکھیں اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کو پڑھیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

لَا یُھْدَمُ بِنَاءُ مَجْدِکَ (تذکرہ ص ۶۸)

اے مسیح موعود! تیری بنا کو کوئی شخص توڑ نہیں سکے گا۔ گویا وہی پنجتن جن پر احمدیت کی بنا ہے ان کے متعلق خدا یہ خبر دے رہا ہے۔ کہ وُہ ہمیشہ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے زیر سایہ ترقی کرتے چلے جائیں گے۔ اور کوئی طاقت ان کو تباہ نہیں کر سکے گی۔ مگر غیر مبایعین کے نزدیک خدا نے آپ سے اولاد کے متعلق کوئی وعدہ ہی نہیں کیا۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام "سراج منیر" میں فرماتے ہیں "خدا نے نیک اور بابرکت اولاد کا وعدہ دیا۔ اور پورا کیا" (ص ۶۴) گویا خدا کا وعدہ یہ تھا۔ کہ آپ کی اولاد نیک اور بابرکت ہوگی۔ اور پھر خدا نے اس وعدہ کو پورا بھی کر دیا۔

اسی طرح آپ نے "نزول المسیح" میں اپنی ذریت طیبہ کے متعلق "مبارک نسل" کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ "اربعین ۳" میں "صالح اور طیب اولاد" کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اور "آئینہ کمالات اسلام" میں بطور قاعدہ کلیہ آپ نے یہ امر بیان فرمایا ہے۔ کہ انبیاء و اولیاء کو جب کبھی اولاد کی بشارت ملتی ہے۔ اسی صورت میں ملتی ہے۔ جب اس اولاد کا صالح ہونا مقدر ہوتا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت مبشرہ پر "پیغام صلح" کا حملہ کرنا درحقیقت حضور علیہ السلام اور آپ کے الہامات پر حملہ کرنا ہے اور یہ ثابت کرنا ہے کہ ان کے دل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت سے خالی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذہبی فضیلت اور معاصر سناتن دھرم پرچارک

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مذہبی دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کیا ہے۔ اور اسلام کے احکام کی حکمت ایسے معقول اور دلنشین پیرایہ میں پیش کی ہے۔ کہ اب ہر شخص اپنے مذہب کو معقولی رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کرنے پر اپنے آپ کو مجبور پاتا ہے اور اس کے فضائل بیان کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں دیکھتا۔ حتےٰ کہ ہمارے ہندو سماجی بالخصوص سناتن دھرمی احباب بھی جنہیں اپنے مذہب کے سر پیر کا بھی پتہ نہیں۔ ایسی کوشش کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ چنانچہ معاصر سناتن دھرم پرچارک امرتسر ان دنوں اس کوشش میں ہے۔ کہ سناتن دھرم کی فضیلت دیگر ادیان پر ظاہر کرے۔ اس سلسلہ میں وہ لکھتا ہے۔ کہ:۔

”مکمل اور صحیح طور سے قدرتی خیال اگر کہیں ہیں۔ تو ہندو دھرم میں ہی ان کی پوری تشریح ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ دیگر مذاہب میں بھی ان کی جھلک برابر اپنا نظارہ دکھاتی ہے لیکن اس جھلک اور ہندو دھرم کی قدرتی روشنی کے دیکھنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ تمام اعلےٰ اصولوں میں جملہ مذاہب نے ہندو دھرم کی ہی خوشہ چینی کی ہے ..... ہمارا دعوےٰ ہے کہ دیگر مذاہب میں کوئی ایسا قدرتی اصول نہ ہوگا۔ کہ جو ہندو دھرم کی پستکوں میں درج نہ ہو۔ مثلاً سچ کا بولنا“

معاصر موصوف نے دعویٰ تو بہت بڑا کیا تھا۔ مگر افسوس کہ دلیل اور مثال پیش کرتے وقت وہ اسے نبھا نہیں سکا۔ اس نے ”سچ بولنا“ بطور مثال پیش کرکے بتایا ہے۔ کہ یہ تعلیم ہندو دھرم کی پستکوں میں درج ہے۔ ”تو دیگر مذاہب کے اس اصول پر ہم کیوں لٹو ہو جائیں“ لیکن ہمارے معاصر کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ”ہندو دھرم کی پستکوں میں“ کسی اچھی بات کا موجود ہونا ہندو دھرم کی فضیلت کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس کا ان کتب میں موجود ہونا ضروری ہے۔ جن کو ہندو دھرم منجانب اللہ تسلیم کرتا ہے۔ یعنی ویدوں میں۔ عام ہندو پستکوں میں ہزاروں لاکھوں باتیں ایسی ہو سکتی ہیں۔ جو ان کے مصنفین نے اپنے ماحول سے متأثر ہو کر لکھی ہوں علاوہ ازیں یہ بات کہ ”سچ بولنے“ کی تعلیم چونکہ ہندو دھرم میں ہے۔ اس لئے ہندوؤں کو کسی دوسرے مذہب کی سچائی کے متعلق تعلیم کے سامنے سر جھکانے کی ضرورت نہیں۔ سو اگر تو کسی مذہب کی ضرورت صرف سچائی کی عادت پیدا کرنے یا ایسی ہی دوسری اخلاقی ہدایات تک محدود ہے۔ تو بے شک ہندوؤں کو کسی دوسرے مذہب کے اصول پر لٹو ہونے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر مذہب کی غرض و غایت یہ نہیں کہ دنیا میں بعض اخلاقی باتوں کو رواج دے۔ بلکہ کچھ اور ہے۔ تو یقیناً ہندو دوستوں کو دوسرے مذاہب کی طرف متوجہ ہونا پڑے گا بشرطیکہ مذہب ان کے نزدیک کوئی وقعت رکھتا ہو۔ مگر چونکہ اس وقت ہمارے معاصر نے اسی اصول پر ہندو دھرم کی فضیلت کو پیش کیا ہے۔ اس لئے ہم اسے بتاتے ہیں کہ تمام اخلاقی اور تمدنی و معاشرتی تعلیم کے لحاظ سے بھی ہندو دھرم کیا کوئی مذہب بھی اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس بات میں اسلام اس خصوصیت میں ممتاز ہے۔ کہ اس نے ایک مکمل اور جامع نظام دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ انسانی زندگی میں جو جو پہلو اور جس قسم کے مواقع تمام طور پر انسان کو پیش آ سکتے ہیں۔ اسلام نے ان کے لئے مفصل اور مکمل ہدایات بیان فرمائی ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اسوۂ حسنہ سے اس کی عملی صورت بتا دی ہے۔ معاصر سناتن دھرم پرچارک کو ہندو دھرم کی فضیلت اس لحاظ سے دیگر ادیان پر ظاہر کرنے کا شوق تو چرایا۔ لیکن کیا انہیں یہ معلوم نہیں۔ کہ پیش پا افتادہ تمدنی معاملات کے متعلق بھی ہندو دھرم کی تعلیم نامکمل ہے۔ اور ہندوؤں کو آئے دن ضرورت پیش آتی ہے۔ کہ قانونی امداد حاصل کرکے اپنے لئے کوئی رستہ معین کریں۔

ڈاکٹر جی۔ وی دیش مکھ صاحب نے سنٹرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ہندو عورت کے گذارہ کا بل پیش کرنے کا جو نوٹس دیا ہے۔ کیا صرف وہی اس مذہب کے افلاس کی دلیل نہیں۔ اگر ہندو دھرم نے اس بارہ میں کوئی اصول مقرر کئے ہوتے۔ تو اس کی کیا ضرورت تھی۔ کہ ہندو اپنے خانگی اور اندرونی معاملات کو اسمبلیوں اور کونسلوں میں موضوع بحث بناتے یہ کیا اس قسم کے کئی بل اور بھی ہیں جو پیش ہو چکے ہیں۔ بلکہ بعض پاس بھی ہو چکے ہیں۔ مثلاً ہندو عورتوں کے لئے ورثہ اور طلاق کے مسائل ہیں۔ اگر ہندو دھرم ان مشکلات کا جن کے عملی زندگی میں پیش آنے کے قوی احتمالات ہوتے ہیں۔ کوئی خاطر خواہ حل پیش کرتا۔ تو ہندو لیڈروں کو اس طرح پریشان نہ ہونا پڑتا۔ ہمارے معاصر نے کہنے کو تو ایک بات کہہ دی۔ مگر ہم اس سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ وہ ہندو دھرم کی تمدنی تعلیم کو پیش کرے۔ ہم ثابت کریں گے کہ اسلام کی تعلیم کے مقابلہ میں وہ بالکل ناقص۔ نامکمل اور ادھوری ہے۔ اول تو ہوگی ہی نہیں۔ لیکن اگر ہوئی بھی تو نہایت معمولی حالت میں۔ اسلام کی طرح ہندو دھرم میں انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کے لئے ایک مکمل ضابطہ اور آئین کہیں نہیں ملے گا۔ اسلام کے ضابطہ تمدن میں اقتصادیات۔ تجارت۔ ملازمت۔ رعایا و راعی کے حقوق۔ میاں بیوی۔ بہن بھائی۔ ماں باپ۔ ہمسائے کے ایک دوسرے پر حقوق۔ دوستوں کے باہمی حقوق۔ دشمنوں کے ساتھ تعلقات۔ غرضیکہ ہر ایک شعبہ کے لئے نہایت تفصیلی ہدایات ہم پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن ہندو دھرم میں یہ خوبی پیش نہیں کی جا سکتی۔ اس میں شک نہیں کہ مسلمانوں نے بھی گاؤ کشی ایکٹ اپنے لئے منظور کرایا ہے۔ لیکن وہ اس رنگ میں نہیں۔ کہ مختلف امور اور مسائل کے متعلق قانون کی امداد سے کوئی رستہ معین یا تجویز کرایا ہو۔ بلکہ اسلام کا تمدنی ضابطہ پیش کرکے صرف یہ حق لیا ہے۔ کہ مسلمانوں کے تمدنی معاملات کا حل ان کے مطابق ہو۔ اس لئے اس میں اور ہندوؤں کے اختیار کردہ طریق عمل میں زمین و آسمان کا فرق ہے

ہم نے اس موضوع پر کسی خاص پہلو کو اختیار کرنا مناسب نہیں سمجھا کیونکہ تنوع اور تفصیل کے لحاظ سے کسی ایک بات کو لے لینا موزون نہیں۔ اس لئے صرف اصولی رنگ میں بعض باتیں بیان کر دی ہیں۔ لیکن اگر ہمارا معاصر سناتن دھرم پرچارک تحقیق حق کا شائق ہو۔ تو وہ اس بحث کو ایک خاص حلقہ میں اور کسی خاص سوال تک محدود کرکے اسلام اور ویدک دھرم کی تعلیمات کا موازنہ کرکے دیکھ سکتا ہے۔ کہ دونوں میں کسے فضیلت حاصل ہے۔ ہم اس کی طرف سے اس سلسلہ کے اجراء کا شوق سے انتظار کریں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اور جماعت احمدیہ

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے ایک مضمون کا جواب

از ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر گجرات

دو مضامین کا خلاصہ

خاکسار نے ۱۹۳۵ء میں اخبار احسان لاہور کے ۲۵ تا ۲۸ جنوری ۱۹۳۵ء کے پرچوں میں شائع شدہ اعتراضات درباره مسئلہ ختم نبوت کے جواب میں دو ٹریکٹ بعنوان "خاتم النبیین کا صحیح مفہوم" نیز "قرآن مجید کی رو سے سلسلہ نبوت جاری ہے" شائع کئے تھے۔ جن میں لفظ "خاتم" کے معنی پر مبسوط بحث کرنے کے بعد خاکسار نے قرآن مجید۔ احادیث اور اقوال ائمہ سلف سے یہ ثابت کیا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسی غیر تشریعی نبوت کا دروازہ قیامت تک کھلا ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور متابعت سے حاصل ہو۔ ٹریکٹ نمبر ۲ کے پہلے تین صفحات میں یہ بحث ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خود فرمودہ پیشگوئیوں کے مطابق امت محمدیہ کی اکثریت نے چونکہ قرآن مجید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل چھوڑ دیا ہے۔ اس لئے حضور ہی کی پیشگوئیوں کے مطابق ایک فارسی الاصل موعود نبی کا آنا ضروری ہے۔ جو و آخرین منہم کی پیشگوئی کا مصداق ہو۔ پھر قرآن مجید کی چار آیات سے سلسلہ نبوت کا امکان ثابت کر کے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں آئندہ ایسا غیر تشریعی نبی آسکتا ہے۔ جو حضور کے فیضان سے فیض یافتہ ہو۔ آخری سطور میں نامہ نگار "احسان" کا ایک ضمنی اعتراض اور اس کا جواب بدیں الفاظ درج ہے۔

"نامہ نگار احسان نے ۲۶ جنوری کے پرچہ میں ایک یہ اعتراض بھی کیا ہے کہ کیا وجہ ہے۔ کہ تیرہ سو برس میں کوئی نبی نہیں ہوا۔ سو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ (۱) قرآن مجید میں اللہ تعالے فرماتا ہے اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ کہ اللہ تعالے سب سے بہتر جانتا ہے کہ کب؟ کہاں؟ کسے؟ نبی بنائے۔ (۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس بینی و بینہ نبی (ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۳۸ و بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۵۸) کہ میرے اور مسیح موعود کے درمیان کوئی نبی نہ ہوگا۔ پس اگر گزشتہ ۱۳۰۰ برس میں کوئی نبی ہوتا۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی میں رخنہ پڑ جاتا (۳) اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ۱۳۰۰ برس تک کوئی نبی نہیں آیا۔ تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ سلسلۂ نبوت بند ہے کیونکہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بعد بھی ۶۰۰ سال تک کوئی نبی نہیں آیا تھا۔ کیا اس وقت نبوت بند تھی۔ پس ہمارے نزدیک حضرت عیسےٰ کی قوت قدسی اتنی تھی۔ کہ ان کی وفات کے بعد ۶۰۰ برس تک اللہ تعالےٰ کو کسی نبی کے مبعوث کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی۔ اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی حضرت عیسےٰ کی قوت قدسی سے دوگنی تھی۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ۱۳۰۰ برس تک کوئی نبی مبعوث نہ ہوا"

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا مضمون

ان ہر دو ٹریکٹوں میں جسقدر دلائل لفظ "خاتم" کے صحیح مفہوم کے بیان کرنے کے لئے یا امکانِ نبوت کی تائید میں دیئے گئے ہیں۔ ان کا جواب دینے کی نہ تو اخبار احسان کو اور نہ اہلِ پیغام کو جرأت ہوئی۔ ہاں اب ۵½ سال کے بعد جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو جوش آیا ہے۔ اور انہوں نے اخبار پیغام صلح ۲۰ جون ۱۹۴۰ء میں ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس کا عنوان ہے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضانِ روحانیت کی نسبت قادیانیوں کا غلط عقیدہ" اس مضمون میں ڈاکٹر صاحب نے لفظ خاتم کے معانی پر بحث نہیں کی۔ نہ ان دلائل کی طرف التفات کیا ہے۔ جو امکانِ نبوت کی تائید میں قرآن و حدیث سے پیش کئے گئے۔ بلکہ اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے ٹریکٹ نمبر ۲ کے آخری صفحہ کی آخری سطور کا (جن میں ۱۳۰۰ برس میں نبی نہ آنے والے ضمنی اعتراض کا جواب تھا) صرف آخری حصہ نقل کر کے خاکسار پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کو منقطع قرار دینے کا الزام لگایا ہے چنانچہ ڈاکٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"ملک عبد الرحمٰن خادم صاحب بی۔اے کے ایک ٹریکٹ کا ایک حوالہ ملاحظہ ہو۔ ان خادم صاحب پر محمودی نشہ بہت غالب ہے۔ اور تبلیغ کے میدان میں یہ بگٹٹ دوڑتے ہیں۔ اور محمودی اخبارات اور ٹریکٹوں میں ہر جگہ پیش پیش نظر آتے ہیں۔ انہوں نے ۲۲ فروری ۱۹۳۵ء کو ایک ٹریکٹ شائع فرمایا تھا جس کا عنوان تھا۔ "قرآن مجید کے رُو سے سلسلۂ نبوت جاری ہے" کس قسم کی نبوت کا سلسلہ جاری ہے۔ اس کی کیفیت مندرجہ ذیل حوالہ سے معلوم کرلیں۔ فرماتے ہیں۔ "پس ہمارے نزدیک حضرت عیسےٰ کی قوت قدسی اتنی تھی کہ ان کی وفات کے بعد ۶۰۰ برس تک اللہ تعالےٰ کو کسی نبی کے مبعوث کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی۔ اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی قوت قدسی سے دوگنی تھی۔ اس لئے آنحضرت کے بعد ۱۳۰۰ برس تک کوئی نبی مبعوث نہ ہوا"

نامکمل اقتباس

ڈاکٹر صاحب نے خاکسار کے ٹریکٹ کی متعلقہ عبارت کا پہلا حصہ حسب ضرورت حذف کر کے اس کا صرف آخری حصہ نقل کیا ہے۔ تا یہ ثابت ہو۔ کہ ان کی نقل کردہ عبارت خاکسار کے سارے مضمون کا خلاصہ ہے۔ نیز یہ کہ وہ اس سوال کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کس قسم کی نبوت جاری ہے؟ حالانکہ جیسا کہ قارئین کرام پر اوپر درج شدہ مکمل اقتباس کے پڑھنے سے ظاہر ہوگا۔ کہ ۱۳۰۰ برس والی بحث خاکسار نے محض اس ضمنی اعتراض کے جواب میں درج کی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ۱۳۰۰ برس تک کیوں کوئی نبی نہیں آیا؟ مگر ڈاکٹر صاحب نے اس کا ذکر ایسے الفاظ میں کیا ہے۔ کہ گویا میرے سارے ٹریکٹ کا خلاصہ یہی عبارت ہے۔ اصل حقیقت کو بے نقاب کرنے کے لئے میں نے مکمل عبارت مع اس حصہ کے جس کو ڈاکٹر صاحب نے حذف کر دیا اوپر نقل کر دی ہے۔

ڈاکٹر صاحب کا بیان کردہ مفہوم

ڈاکٹر صاحب نے میری عبارت کا ادھورا اقتباس نقل کر کے اس کا مندرجہ ذیل مفہوم میری طرف منسوب کیا ہے۔

"خادم صاحب محمد رسول اللہ صلعم کی قوت قدسی کو ختم کر کے نئی نبوت کی ضرورت کو ثابت کرنا چاہتے ہیں۔" "یعنی اب حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی طرح ان (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کی بھی قوت قدسی ختم ہوگئی۔ اور اللہ تعالےٰ کو پھر ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ دوسرا چراغ جلائے۔ تو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مبعوث کر دیا۔ اب اس کے بعد نئے نبی یعنی حضرت مسیح موعود کی قوت قدسی چلے گی۔ محمد رسول اللہ صلعم کی قوت قدسی ختم ہوگئی۔ ان کی نبوت مردہ ہوگئی۔ اس لئے اک نئے نبی کی ضرورت ہے۔"

ڈاکٹر صاحب کے اس مضمون کو پڑھ کر جس قدر افسوس اور قلق مجھے ہوا۔ اس کا اظہار الفاظ میں نہیں ہو سکتا۔ گو اس کا اجمالی جواب مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے الفضل ۲۲ جون ۱۹۴۰ء میں دے دیا ہے۔ مگر میں چاہتا ہوں۔ کہ تفسیر القول بما لا یرضیٰ بہ قائلہ کا ثبوت پیش کروں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قوت قدسیہ کا غلط مفہوم

معلوم ہوتا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب کو "قوتِ قدسی" کے لفظ کا مفہوم سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے۔ انہوں نے شاید یہ سمجھ لیا ہے کہ کسی نبی کی "قوتِ قدسی" اسی وقت تک قائم رہتی ہے۔ جب تک کہ کوئی دوسرا نبی مبعوث نہ ہو۔ اور جب کوئی دوسرا نبی مبعوث ہو جائے تو پہلے نبی کی "قوتِ قدسی" یکدم ختم ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے میری مندرجہ بالا سطور سے یہ نتیجہ نکال کر اس کو میری طرف منسوب کیا ہے۔ لیکن کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں حضرت ہارون علیہ السلام کے نبی ہو کر مبعوث ہونے سے یہ ثابت ہوتا تھا۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوتِ قدسی اس وقت ختم ہو چکی تھی؟ یا کیا حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کے بعد حضرت داؤد و سلیمان۔ یحییٰ۔ زکریا اور دیگر سینکڑوں انبیاء علیہم السلام کا مبعوث ہونا حضرت موسیٰ یا دوسرے انبیاء کی قوتِ قدسی کے منقطع ہونے کی دلیل تھا؟ کیا حضرت ابراہیم کے دونوں بیٹوں حضرت اسمٰعیل و حضرت اسحاق کے نبی ہونے کا مطلب یہ تھا۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوتِ قدسی کو ان کے دونوں بیٹے ختم کرنے والے تھے؟ اور کیا حضرت اسمٰعیل کے بعد حضرت اسحاق کے نبی بننے کا یہ مطلب تھا۔ کہ حضرت اسمٰعیل کی نبوت "کا چراغ" اور اس کا تیل ختم ہو چکا تھا۔ تب ہی حضرت اسحاق کو نبی بنایا گیا؟ کیا ڈاکٹر صاحب اور دیگر اہل پیغام کا یہی عقیدہ ہے۔ کہ حضرت یعقوب کے نبی بن چکنے کے بعد جوان کے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کو خلعت نبوت عطا ہوا تو اس کی وجہ یہی تھی۔ کہ حضرت یعقوب کی قوتِ قدسی کا "چراغ" اپنے "تیل" کو ختم کر کے بجھ چکا تھا؟ اگر نہیں تو کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے اعتراض کی بنیاد جس کلیہ پر رکھی ہے۔ وہ خود باطل اور بے بنیاد ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب کی وہ تمام "علمی موشگافیاں" جن کا اظہار انہوں نے "چراغ" اور "تیل" کی مثال دے کر کیا ہے۔ کچھ حقیقت نہیں رکھتیں

مشبّہ اور مشبّہ بہ

ظاہر ہے۔ کہ یہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ۱۳۰۰ برس تک کسی نبی کے مبعوث نہ ہونے کی مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ۶۰۰ برس تک کسی نبی کے مبعوث نہ ہونے سے دی ہے۔ اور اس سے یہ لازمی نتیجہ نکالا ہے کہ ایک لمبے عرصہ تک کسی نبی کا مبعوث نہ ہونا انقطاع نبوت کو مستلزم نہیں ہوا کرتا۔ اب اس تشبیہ کو ہر رنگ اور ہر پہلو میں پھیلا کر اس سے غلط نتائج نکالنا حق نہیں پہنچتا۔ مشبّہ اور مشبّہ بہ میں من کل الوجوہ مشابہت کا ہونا ضروری نہیں۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے۔ کہ جیسے اگر کوئی شخص زید کو شیر سے مشابہت دے تو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اس پر جھٹ ایک مقالہ لکھ ماریں کہ دیکھو اس شخص نے کتنا ظلم کیا ہے۔ کہ ایک انسان کو چارپایہ بنا دیا ہے۔ اس کے دم بھی لگا دی ہے۔ اور اسے درندہ اور خونخوار جنگلی اور وحشی وغیرہ قرار دے دیا ہے۔

قوت قدسی کا صحیح مفہوم

ڈاکٹر صاحب کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ انبیاء کی "قوتِ قدسی" کا صرف ایک ہی پہلو نہیں ہوتا بلکہ وہ مختلف دوائر پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ کہیں تو قوتِ قدسی کی شان اس نبی کے اپنے بلند اور رفیع مقام کی صورت میں جو اس کی ذاتی پاکیزگی کی بناء پر اسے خدا تعالےٰ کی بارگاہ میں حاصل ہوتا ہے نظر آتی ہے۔ اور کہیں اس کے متبعین کے تزکیہ کی صورت ظاہر ہوتی ہے۔ کہیں براہ راست افاضہ کی صورت میں اور کبھی اس کا ظہور بالواسطہ افاضہ کے رنگ میں بھی ہوتا ہے۔

پس میرے مضمون کے اس حصہ میں جس کا حوالہ ڈاکٹر صاحب نے دیا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی کا موازنہ صرف براہ راست افاضہ کے پہلو سے کیا گیا ہے جیسا کہ میرے مضمون کے مذکورہ بالا مکمل اقتباس سے عیاں ہے۔ وہاں سوال یہ نہیں تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کس قسم کی نبوت جاری ہے۔؟ بلکہ سوال صرف اس قدر تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود کے درمیان ۱۳۰۰ سال کا لمبا زمانہ بلا فصل کیوں رہا؟ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوتِ قدسیہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کو دوگنا جو میں نے کہا تو وہ "براہ راست" افاضہ کے لحاظ سے تھا۔ نہ کہ بالواسطہ فیضان کے لحاظ سے۔

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

پھلرواہ (جموں)

۱۶ لغایت ۲۲ رو فا کے ہفتہ میں روزانہ دن بھر بازار میں غیر مبایعین۔ غیر احمدی اور غیر مسلم دوستوں کو تبلیغ کی گئی۔ قرآن مجید اور دیگر کتب سے دوستوں کو تبلیغی نوٹ اور حوالے لکھائے گئے تربیت جماعت کے لئے قرآن مجید کا درس جاری ہے۔ خاکسار محمد حسین مبلغ

اور جمہ

۱۵ لغایت ۲۱ ر جولائی کے ہفتہ زیر رپورٹ میں چھ دیہات کا دورہ کر کے چار لیکچر دیئے۔ گھنی شاہ موضع میں مناظرہ ہوا۔ ۵ معزز غیر احمدی اصحاب سے پرائیویٹ ملاقات کر کے تبلیغ احمدیت کی گئی۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ایک دوست بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اور جمہ اور کوٹ مومن کی انجمن انصار اللہ کو ضروری نصائح کی گئیں۔ خاکسار محمد الدین

بنگال

ماہ احسان میں جو مناظرہ ہوا تھا۔ اس کا اثر خدا کے فضل سے ظاہر ہو رہا ہے۔ میدان مناظرہ میں ہی مخالفت اتنی تھی۔ کہ مخالفین نے مجھ پر لاٹھیوں کے وار کئے لیکن اللہ تعالےٰ نے مجھے محفوظ رکھا احمدی اور چند غیر احمدی دوست میری حفاظت میں ارد گرد کھڑے ہو گئے بعض سعید الفطرت اصحاب تحقیق میں لگے ہوئے ہیں۔ احمدی دوست بھی پہلے سے زیادہ توجہ تبلیغ میں دے رہے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۱۳ مختلف گاؤں کا دورہ کیا۔ ایک صاحب ڈاکٹر ممتاز علی صاحب نے بیعت کی۔

خاکسار ظل الرحمٰن بنگالی

میاہدی ڈوگراں

۱۸ جولائی سے ۲۴ جولائی تک چار دیہات کا دورہ کیا۔ اور تین مواقع پر تین تین گھنٹہ تک صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مناظرے ہوئے۔ ایک گاؤں میں ایک عیسائی پادری صاحب کے اعتراضات کے جوابات کے لئے جلسہ کر کے تین گھنٹہ تک تقریر کی۔ ایک مقام پر مسلمانوں کی ترقی کے ذرائع پر تقریر کی۔ علاوہ ازیں مختلف مقامات پر تبلیغی گفتگو بھی ہوتی رہی۔ تین گاؤں میں رات کو تقریروں کا انتظام کیا گیا۔ گاؤں کے سب دوستوں نے تقاریر سنیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے تبلیغی دورہ بہت کامیاب رہا۔ خاکسار محمد علی مبلغ

شاہجہانپور

۱۴ جولائی کو جماعت کے قریباً سب احباب نے تبلیغ میں حصہ لیا۔ ٹریکٹ اور اشتہارات تقسیم کئے۔ اپنے اپنے حلقوں میں زبانی طور پر انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ پیغام احمدیت پہنچایا خاکسار حافظ سخاوت علی صدر

سیالکوٹ

احمدی احباب نے اپنے اپنے زیر اثر حلقہ میں تبلیغ احمدیت کی۔ ایک سو کے قریب تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ جن کو لوگوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا اور اشتیاق کے ساتھ پڑھا۔ احمدی مستورات نے بھی عورتوں میں تبلیغ کی اور گھروں میں تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ خاکسار بشارت احمد

گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

تمام احباب جماعت نے مختلف وفود کی صورت میں سارا دن بیس گاؤں میں تبلیغ کی متعدد ٹریکٹ تقسیم کئے جس کا خدا کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ اللہ تعالےٰ اس تبلیغ کے اچھے نتائج پیدا کرے آمین

خاکسار قادر بخش سکرٹری

کانٹھاں دسوہہ

جماعت کے دوستوں نے دسوہہ میں جا کر امام الزمان کا پیغام پہنچایا۔ اور معززین اور افسروں کو مل کر تبلیغی لٹریچر پہنچایا۔ احمدی لڑکوں نے اپنے گاؤں کانٹھاں میں ٹریکٹ تقسیم کئے۔ جس سے بہت اچھا اثر ہوا۔ خاکسار سکرٹری تبلیغ کانٹھاں

(مرتبہ نشر و اشاعت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور جماعت احمدیہ

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے ایک مضمون کا جواب

از ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی اے۔ ایل ایل بی پلیڈر گجرات

دو مضامین کا خلاصہ

خاکسار نے ۱۹۳۵ء میں اخبار احسان لاہور کے ۲۵ لغایت ۲۸ جنوری ۱۹۳۵ء کے پرچوں میں شائع شدہ اعتراضات دربارہ مسئلہ ختم نبوت کے جواب میں دو ٹریکٹ بعنوان "خاتم النبیین کا صحیح مفہوم" نیز "قرآن مجید کی رو سے سلسلہ نبوت جاری ہے" شائع کئے تھے۔ جن میں لفظ "خاتم" کے معنی پر مبسوط بحث کرنے کے بعد خاکسار نے قرآن مجید۔ احادیث اور اقوال ائمہ سلف سے یہ ثابت کیا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسی غیر تشریعی نبوت کا دروازہ قیامت تک کھلا ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور متابعت سے حاصل ہو۔ ٹریکٹ نمبر ۲ کے پہلے تین صفحات میں یہ بحث ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خود فرمودہ پیشگوئیوں کے مطابق امت محمدیہ کی اکثریت نے چونکہ قرآن مجید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل چھوڑ دیا ہے۔ اس لئے حضور ہی کی پیشگوئیوں کے مطابق ایک فارسی الاصل موعود نبی کا آنا ضروری ہے۔ جو واخرین منہم کی پیشگوئی کا مصداق ہو۔ پھر قرآن مجید کی چار آیات سے سلسلہ نبوت کا امکان ثابت کر کے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں آئندہ ایسا غیر تشریعی نبی آسکتا ہے۔ جو حضور کے فیضان سے فیض یافتہ ہو۔ آخری سطور میں نامہ نگار "احسان" کا ایک ضمنی اعتراض اور اس کا جواب بدیں الفاظ درج ہے۔

"نامہ نگار احسان نے ۲۶ جنوری کے پرچہ میں ایک یہ اعتراض بھی کیا ہے کہ کیا وجہ ہے۔ کہ تیرہ سو برس میں کوئی نبی نہیں ہوا۔ سو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ (۱) قرآن مجید میں اللہ تعالے فرماتا ہے اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ کہ اللہ تعالے سب سے بہتر جانتا ہے کہ کب؟ کہاں؟ کسے؟ نبی بنائے۔ (۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس بینی و بینہ نبی (ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۳۸ و بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۵۸) کہ میرے اور مسیح موعود کے درمیان کوئی نبی نہ ہوگا۔ پس اگر گزشتہ ۱۳۰۰ برس میں کوئی نبی ہوتا۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی میں رخنہ پڑ جاتا (۳) اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ۱۳۰۰ برس تک کوئی نبی نہیں آیا۔ تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ سلسلہ نبوت بند ہے کیونکہ حضرت عیسے علیہ السلام کے بعد بھی ۶۰۰ سال تک کوئی نبی نہیں آیا تھا۔ کیا اس وقت نبوت بند تھی۔ پس ہمارے نزدیک حضرت عیسے کی قوت قدسی اتنی تھی۔ کہ ان کی وفات کے بعد ۶۰۰ برس تک اللہ تعالے کو کسی نبی کے مبعوث کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی۔ اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی حضرت عیسے کی قوت قدسی سے دوگنی تھی۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ۱۳۰۰ برس تک کوئی نبی مبعوث نہ ہوا"

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا مضمون

ان ہر دو ٹریکٹوں میں جقدر دلائل لفظ "خاتم" کے صحیح مفہوم کے بیان کرنے کے لئے یا امکان نبوت کی تائید میں دیئے گئے ہیں۔ ان کا جواب دینے کی نہ تو اخبار احسان کو اور نہ اہل پیغام کو جرأت ہوئی۔ ہاں اب ۵½ سال کے بعد جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو جوش آیا ہے۔ اور انہوں نے اخبار پیغام صلح ۲ جون ۱۹۴۰ء میں ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس کا عنوان ہے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان روحانیت کی نسبت قادیانیوں کا غلط عقیدہ" اس مضمون میں ڈاکٹر صاحب نے لفظ خاتم کے معانی پر بحث نہیں کی۔ نہ ان دلائل کی طرف التفات کیا ہے۔ جو امکان نبوت کی تائید میں قرآن و حدیث سے پیش کئے گئے۔ بلکہ اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے ٹریکٹ نمبر ۲ کے آخری صفحہ کی آخری سطور کا (جن میں ۱۳۰۰ برس میں نبی نہ آنے والے ضمنی اعتراض کا جواب تھا) صرف آخری حصہ نقل کر کے خاکسار پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کو منقطع قرار دینے کا الزام لگایا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"ملک عبد الرحمٰن خادم صاحب بی۔ اے کے ایک ٹریکٹ کا ایک حوالہ ملاحظہ ہو۔ ان خادم صاحب پر محمودی نشہ بہت غالب ہے۔ اور تبلیغ کے میدان میں یہ گھنٹ دوڑتے ہیں۔ اور محمودی اخبارات اور ٹریکٹوں میں ہر جگہ پیش پیش نظر آتے ہیں۔ انہوں نے ۲۲ فروری ۱۹۳۵ء کو ایک ٹریکٹ شائع فرمایا تھا جس کا عنوان تھا "قرآن مجید کے رُو سے سلسلہ نبوت جاری ہے" کس قسم کی نبوت کا سلسلہ جاری ہے۔ اس کی کیفیت مندرجہ ذیل حوالہ سے معلوم کر لیں۔ فرماتے ہیں۔ "پس ہمارے نزدیک حضرت عیسے کی قوت قدسی اتنی تھی کہ ان کی وفات کے بعد ۶۰۰ برس تک اللہ تعالے کو کسی نبی کے مبعوث کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی۔ اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی حضرت عیسے علیہ السلام کی قوت قدسی سے دوگنی تھی۔ اس لئے آنحضرت کے بعد ۱۳۰۰ برس تک کوئی نبی مبعوث نہ ہوا"

نامکمل اقتباس

ڈاکٹر صاحب نے خاکسار کے ٹریکٹ کی متعلقہ عبارت کا پہلا حصہ حسب ضرورت حذف کر کے اس کا صرف آخری حصہ نقل کیا ہے۔ تا یہ ثابت ہو۔ کہ ان کی نقل کردہ عبارت خاکسار کے سارے مضمون کا خلاصہ ہے۔ نیز یہ کہ وہ اس سوال کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کس قسم کی نبوت جاری ہے؟ حالانکہ جیسا کہ قارئین کرام پر اوپر درج شدہ مکمل اقتباس کے پڑھنے سے ظاہر ہوگا۔ کہ ۱۳۰۰ برس والی بحث خاکسار نے محض اس ضمنی اعتراض کے جواب میں درج کی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ۱۳۰۰ برس تک کیوں کوئی نبی نہیں آیا؟ مگر ڈاکٹر صاحب نے اس کا ذکر ایسے الفاظ میں کیا ہے۔ کہ گویا میرے سارے ٹریکٹ کا خلاصہ یہی عبارت ہے۔ اصل حقیقت کو بے نقاب کرنے کے لئے میں نے مکمل عبارت مع اس حصہ کے جس کو ڈاکٹر صاحب نے حذف کر دیا اوپر نقل کر دی ہے۔

ڈاکٹر صاحب کا بیان کردہ مفہوم

ڈاکٹر صاحب نے میری عبارت کا ادھورا اقتباس نقل کر کے اس کا مندرجہ ذیل مفہوم میری طرف منسوب کیا ہے۔

"خادم صاحب محمد رسول اللہ صلعم کی قوت قدسی کو ختم کر کے نئی نبوت کی ضرورت کو ثابت کرنا چاہتے ہیں۔" "یعنی اب حضرت عیسے علیہ السلام کی طرح ان (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کی بھی قوت قدسی ختم ہو گئی۔ اور اللہ تعالے کو پھر ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ دوسرا چراغ جلائے۔ تو خدا تعالے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مبعوث کر دیا۔ اب اس کے بعد نئے نبی یعنی حضرت مسیح موعود کی قوت قدسی چلے گی۔" "محمد رسول اللہ صلعم کی قوت قدسی ختم ہو گئی۔ ان کی نبوت مردہ ہو گئی۔ اس لئے اب نئے نبی کی ضرورت ہے۔"

ڈاکٹر صاحب کے اس مضمون کو پڑھ کر جس قدر افسوس اور قلق مجھے ہوا۔ اس کا اظہار الفاظ میں نہیں ہو سکتا۔ گو اس کا اجمالی جواب مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے الفضل ۲۲ جون ۱۹۴۰ء میں دے دیا ہے۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ تفسیر القول بما لا یرضی بہ قائلہ کا ثبوت پیش کروں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قوتِ قدسیہ کا غلط مفہوم

معلوم ہوتا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب کو "قوتِ قدسی" کے لفظ کا مفہوم سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے۔ انہوں نے شاید یہ سمجھ لیا ہے کہ کسی نبی کی "قوتِ قدسی" اسی وقت تک قائم رہتی ہے۔ جب تک کہ کوئی دوسرا نبی مبعوث نہ ہو۔ اور جب کوئی دوسرا نبی مبعوث ہو جائے تو پہلے نبی کی "قوتِ قدسی" یکدم ختم ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے میری مندرجہ بالا سطور سے یہ نتیجہ نکال کر اس کو میری طرف منسوب کیا ہے۔ لیکن کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں حضرت ہارون علیہ السلام کے نبی ہو کر مبعوث ہونے سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوتِ قدسی اس وقت ختم ہو چکی تھی؟ یا کیا حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کے بعد حضرت داؤد و سلیمان۔ یحییٰ۔ زکریا اور دیگر سینکڑوں انبیاء علیہم السلام کا مبعوث ہونا حضرت موسیٰ یا دوسرے انبیاء کی قوتِ قدسی کے منقطع ہونے کی دلیل تھا؟ کیا حضرت ابراہیم کے دونوں بیٹوں حضرت اسمٰعیل ع و حضرت اسحاق ع کے نبی ہونے کا مطلب یہ تھا۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوتِ قدسی کو ان کے دونوں بیٹے ختم کرنے والے تھے؟ اور کیا حضرت اسمٰعیل کے بعد حضرت اسحاق کے نبی بننے کا یہ مطلب تھا۔ کہ حضرت اسمٰعیل ع کی نبوت کا "چراغ" اور اس کا تیل ختم ہو چکا تھا۔ تب ہی حضرت اسحاق کو نبی بنایا گیا؟ کیا ڈاکٹر صاحب اور دیگر اہل پیغام کا یہی عقیدہ ہے۔ کہ حضرت یعقوب کے نبی بن چکنے کے بعد جو ان کے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کو خلعت نبوت عطا ہوا تو اس کی وجہ یہی تھی۔ کہ حضرت یعقوب کی قوتِ قدسی کا "چراغ" بے "تیل" کو ختم کرکے بجھ چکا تھا؟ اگر نہیں تو کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے اعتراض کی بنیاد جس کلیہ پر رکھی ہے۔ وہ خود ...ل اور بے بنیاد ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب کی وہ تمام "علمی موشگافیاں" جن کا اظہار ہو انہوں نے "چراغ" اور "تیل" کی مثال دے کر کیا ہے۔ کچھ حقیقت نہیں رکھتیں

مشبّہ اور مشبّہ بہ

ظاہر ہے۔ کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ۱۳۰۰ برس تک کسی نبی کے مبعوث نہ ہونے کی مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ۶۰۰ برس تک کسی نبی کے مبعوث نہ ہونے سے دی ہے۔ اور اس سے یہ لازمی نتیجہ نکالا ہے کہ ایک لمبے عرصہ تک کسی نبی کا مبعوث نہ ہونا انقطاع نبوت کو مستلزم نہیں ہوا کرتا۔ اب اس تشبیہ کو ہر رنگ اور ہر پہلو میں پھیلا کر اس سے غلط نتائج نکالنا حق پسندی نہیں۔ مشبّہ اور مشبّہ بہ میں من کل الوجوہ مشابہت کا ہونا ضروری نہیں۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے۔ کہ جیسے اگر کوئی شخص زید کو شیر سے مشابہت دے تو ڈاکٹر صاحب اس پر جھٹ ایک مقالہ لکھ ماریں کہ دیکھو اس شخص نے کتنا ظلم کیا ہے۔ کہ ایک انسان کو چارپایہ بنا دیا ہے۔ اس کے دم بھی لگا دی ہے۔ اور اسے درندہ اور خونخوار جنگلی اور وحشی وغیرہ قرار دے دیا ہے۔

قوتِ قدسی کا صحیح مفہوم

ڈاکٹر صاحب کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ انبیاء کی "قوتِ قدسی" کا صرف ایک ہی پہلو نہیں ہوتا بلکہ وہ مختلف دوائر پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ کہیں تو قوتِ قدسی کی شان اس نبی کے اپنے بلند اور رفیع مقام کی صورت میں جو اس کی ذاتی پاکیزگی کی بناء پر اسے خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں حاصل ہوتا ہے نظر آتی ہے۔ اور کہیں اس کے متبعین کے تزکیہ کی صورت ظاہر ہوتی ہے۔ کہیں براہ راست افاضہ کی صورت میں اور کبھی اس کا ظہور بالواسطہ افاضہ کے رنگ میں بھی ہوتا ہے۔

پس میرے مضمون کے اس حصہ میں (جس کا حوالہ ڈاکٹر صاحب نے دیا ہے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی کا موازنہ صرف براہ راست افاضہ کے پہلو سے کیا گیا ہے جیسا کہ میرے مضمون کے مذکورہ بالا مکمل اقتباس سے عیاں ہے۔ وہاں سوال یہ نہیں تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت جاری ہے۔؟ بلکہ سوال صرف اس قدر تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود کے درمیان ۱۳۰۰ سال کا لمبا زمانہ بلافصل کیوں رہا؟ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوتِ قدسیہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کو دوگنا جو میں نے کہا تو وہ "براہ راست" افاضہ کے لحاظ سے تھا۔ نہ کہ بالواسطہ فیضان کے لحاظ سے۔

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

بھدرواہ (جموں)

۱۶ لغایت ۲۲ وفا کے ہفتہ میں روزانہ دن بھر بازار میں غیر مبایعین۔ غیر احمدی اور غیر مسلم دوستوں کو تبلیغ کی گئی۔ قرآن مجید اور دیگر کتب سے دوستوں کو تبلیغی نوٹ اور حوالے لکھائے گئے تربیت جماعت کے لئے قرآن مجید کا درس جاری ہے۔ خاکسار محمد حسین مبلغ

اودھمہ

۱۵ لغایت ۲۱ جولائی کے ہفتہ زیر رپورٹ میں چھ دیہات کا دورہ کرکے چار لیکچر دیئے۔ کھنی شاہ موضع میں مناظرہ ہوا۔ ۵ معزز غیر احمدی اصحاب سے پرائیویٹ ملاقات کرکے تبلیغ احمدیت کی گئی۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ایک دوست بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اودھمہ اور کوٹ مومن کی انجمن انصار اللہ کو ضروری نصائح کی گئیں۔ خاکسار محمد الدین

بنگال

۵ احسان میں جو مناظرہ ہوا تھا۔ اس کا اثر خدا کے فضل سے ظاہر ہو رہا ہے۔ میدان مناظرہ میں ہی مخالفت اتنی سخت تھی۔ کہ مخالفین نے مجھ پر لاٹھیوں کے وار کئے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے محفوظ رکھا احمدی اور چند غیر احمدی دوست میری حفاظت میں ارد گرد کھڑے ہو گئے بعض سعید الفطرت اصحاب تحقیق میں لگے ہوئے ہیں۔ احمدی دوست بھی پہلے سے زیادہ توجہ تبلیغ میں دے رہے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۱۳ مختلف گاؤں کا دورہ کیا۔ ایک صاحب ڈاکٹر ممتاز علی صاحب نے بیعت کی۔

خاکسار ظل الرحمن بنگالی

میانی ڈوگراں

۱۸ جولائی سے ۲۴ جولائی تک چار دیہات کا دورہ کیا۔ اور تین مواقع پر تین تین گھنٹہ تک صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مناظرے ہوئے۔ ایک گاؤں میں ایک عیسائی پادری صاحب کے اعتراضات کے جوابات کے لئے جلسہ کرکے تین گھنٹہ تک تقریر کی۔ ایک مقام پر مسلمانوں کی ترقی کے ذرائع پر تقریر کی۔ علاوہ ازیں مختلف مقامات پر تبلیغی گفتگو بھی ہوتی رہی۔ تین گاؤں میں رات کو تقریروں کا انتظام کیا گیا۔ گاؤں کے سب دوستوں نے تقاریر سنیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغی دورہ بہت کامیاب رہا۔ خاکسار محمد علی مبلغ

شاہجہانپور

۱۴ جولائی کو جماعت کے قریباً سب احباب نے تبلیغ میں حصہ لیا۔ ٹریکٹ اور اشتہارات تقسیم کئے۔ اپنے اپنے حلقوں میں زبانی طور پر انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ پیغام احمدیت پہنچایا خاکسار حافظ سخاوت علی

صدر سیالکوٹ

احمدی احباب نے اپنے اپنے زیر اثر حلقہ میں تبلیغ احمدیت کی۔ ایک سو کے قریب تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ جن کو لوگوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا اور اشتیاق کے ساتھ پڑھا۔ احمدی مستورات نے بھی عورتوں میں تبلیغ کی اور گھروں میں تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ خاکسار بشارت احمد

گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

تمام احباب جماعت نے مختلف وفود کی صورت میں سارا دن بیسیوں گاؤں میں تبلیغ کی متعدد ٹریکٹ تقسیم کئے جس کا خدا کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ اس تبلیغ کے اچھے نتائج پیدا کرے آمین

خاکسار قادر بخش سکرٹری

کائتھال دسوہہ

جماعت کے دوستوں نے دسوہہ میں جا کر امام الزمان کا پیغام پہنچایا۔ اور معززین اور افسروں کو مل کر تبلیغی لٹریچر پہنچایا۔ احمدی لڑکوں نے اپنے گاؤں کائتھال میں ٹریکٹ تقسیم کئے۔ جس سے بہت اچھا اثر ہوا۔ خاکسار سکرٹری تبلیغ کائتھال

(مرتبہ نشر و اشاعت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن یکم اگست آج فنانس بل کا مسودہ شائع ہو گیا ہے۔ پانی۔ روشنی اور غیر ضروری کپڑوں پر بھی ٹیکس لگایا گیا ہے۔ تمباکو اور پیٹرول وغیرہ پر مقررک قیمت کا ایک تہائی ٹیکس لگایا گیا ہے۔ ضروریات زندگی پر ایک چوتھائی۔ اخبارات و رسائل پر بھی ٹیکس لگایا گیا ہے۔

آج ہاؤس آف لارڈز میں حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ ہوائی جہازوں کی اس قدر تعداد کے لئے آرڈر دئیے گئے ہیں۔ کہ وہ آسمان پر چھا جائیں۔ تو کچھ نظر نہ آسکے۔ یہی حال گولہ بارود کی تیاری کا ہے۔

شملہ یکم اگست معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے ایک روپیہ والے نوٹ بیس کروڑ روپیہ کی مالیت کے جاری کئے ہیں۔ اس کی طرف سے کہا گیا ہے کہ اڑھائی روپیہ کے نوٹ جاری کرنیکا وہ کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ ریزرو بنک کے اعلان کے مطابق اس وقت ہندوستان میں کل دو ارب پچاس کروڑ روپیہ کے نوٹ جاری ہیں۔ سنہ ۱۹۱۹ء میں صرف ایک ارب پچاس کروڑ کے تھے۔

ٹوکیو یکم اگست جاپانی دفتر خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ انگریزوں کی گرفتاریوں کے خلاف برطانوی حکومت کے احتجاج پر جاپان گورنمنٹ کوئی توجہ نہیں کرے گی۔

لنڈن یکم اگست برطانیہ کے امریکن سفیر نے امریکن گورنمنٹ سے درخواست کی ہے۔ کہ پچاس ہزار انگریز بچوں کو ملک سے نکال کر امریکہ پہنچانے کے لئے امریکن جہاز انگلستان کی بندرگاہوں میں بھیجے جائیں۔ ان میں زیادہ تر بچے انگریز مزدوروں کے ہوں گے۔

ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ انگلستان پر حملہ کی نیت سے اطالوی افواج۔ ہوائی جہاز اور پیراشوٹرس رود بار انگلستان کے فرانسیسی ساحل پر پہنچ رہے ہیں۔

سوویٹ وزیر خارجہ نے ایک

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

تقریر میں کہا۔ کہ ہم اس جنگ میں جرمنی کا ساتھ نہیں دیں گے۔ برطانیہ کے ساتھ بھی ہمارے تعلقات خوشگوار ہیں ہم آخر تک غیر جانبدار رہیں گے۔

وشی یکم اگست۔ جرمن فرانس اور آزاد فرانس کے مابین ڈاک۔ تار اور ٹیلیفون کا سلسلہ عارضی طور پر نازی حکام نے منقطع کر دیا ہے۔

شملہ یکم اگست سنٹرل اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے لیڈر مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی ۱۴ اگست کو بمبئی میں وائسرائے ہند سے ملیں گے۔

پٹیالہ یکم اگست۔ مہاراجہ صاحب نے وارکمیٹی کے اجلاس میں اعلان کیا۔ کہ ریاست کی طرف سے چار ہزار سپاہی دئیے جائیں گے۔

لنڈن یکم اگست۔ ترکی سے ایک ہولناک زلزلہ کی خبر آئی ہے۔ جس کا اثر انقرہ۔ استانبول۔ ارزنجان قیصری اور اماسیہ کے اضلاع پر ہوا۔ تین سو اشخاص ہلاک اور کئی سو مجروح ہوئے ہیں

لاہور۔ یکم اگست میونسپل ایڈمنسٹریٹر نے حکم دیا ہے۔ کہ ڈھول یا نقارہ بجانے۔ بگل بجانے۔ پیتل یا ٹین پر چوٹ لگا کر آواز پیدا کرنے اور پبلک جگہ میں گراموفون اور لاؤڈ سپیکر سے آواز پیدا کرنے کی ممانعت ہے۔ مذہبی عبادات کی رسوم اور ٹریفک اس سے مستثنیٰ ہو گا۔

ٹوکیو یکم اگست۔ جاپانی وزیر خارجہ نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ ہم چاہتے ہیں۔ جاپان۔ مانچوکو۔ چین کو ایک دوسرے سے وابستہ کرتے ایک نیا نظام قائم کیا جائے۔ جس میں فرانسیسی ہند چینی۔ جزائر شرق الہند اور بحیرہ جنوبی کے جزائر بھی شامل ہوں گے۔ یہ سب ممالک اپنے باہمی مسائل کو خود حل کر لیا کریں گے۔ اور اپنی ضروریات بھی خود پوری کریں گے۔

کلکتہ یکم اگست بنگال گورنمنٹ ہالویل یادگار کو اس کی موجودہ جگہ سے ہٹانے کے متعلق حکومت ہند سے خط و کتابت کر رہی ہے اور اس کیلئے اجازت حاصل کر رہی ہے

لنڈن۔ یکم اگست معلوم ہوا ہے کہ نیوگنی کو آسٹریلیا کے ڈیفنس سسٹم میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اب آسٹریلیا اس کی حفاظت کرے گا۔

شملہ یکم اگست۔ بنامی ایکٹ کے متعلق سیالکوٹ کی دیوانی عدالتوں نے جو فیصلے کئے ہیں۔ ان کے خلاف گورنمنٹ پنجاب ہائی کورٹ میں اپیل دائر کر رہی ہے۔

میڈرڈ یکم اگست۔ حکومت برطانیہ نے بحری ناکہ بندی کی سکیم میں توسیع کا جو اعلان کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کا اثر ہسپانوی مفاد پر نہیں پڑے گا۔

رنگون ۲ اگست حکومت برما کانوں سے زیادہ سے زیادہ ٹین نکالنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ اور ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جو ایسی معلومات مہیا کرے گی۔ جنگی کان کنی کا ایک نیا محکمہ کھولنے کیلئے ضرورت ہے

دہلی ۲ اگست مہاراجہ صاحب جے پور نے اپنی فوج کے تین دستے حکومت برطانیہ کی امداد کے لئے دئیے ہیں۔ ان میں سے دوسرا دستہ آج سکندر آباد پہنچ گیا ہے۔

شملہ ۲ اگست۔ حکومت ہند کے محکمہ سپلائی کے انچارج ممبر آنریبل سر محمد ظفر اللہ خانصاحب آج صبح بنگلور پہونچے۔

انڈین چیمبر آف کامرس نے حکومت ہند کے سامنے تجویز پیش کی ہے۔ کہ ریزرو بنک میں ان ڈالروں کا ایک حصہ جمع رکھے۔ جو اس نے حاصل کئے ہیں۔ اور یا پھر ان سے سونا خرید لیا جائے اس نے یہ تجویز بھی پیش کی ہے۔ کہ ہندوستان سے سونا باہر بھیجے جانے پر پابندیاں لگا دے۔

کلکتہ ۲ اگست۔ بنگال اسمبلی کے ممبر خانصاحب عبدالحمید چودہری کو اسمبلی کا ڈپٹی پریذیڈنٹ مقرر کیا گیا ہے۔

آسام کے ایک علاقہ ٹبری سے بڑے زور کے بھونچال کی خبر آئی ہے مگر اس سے جو نقصانات ہوئے ان کی تفصیل تا حال نہیں معلوم ہو سکی۔

لاہور یکم اگست۔ حکومت پنجاب نے ایک غیر معمولی اعلان کے ذریعہ تلواروں اور کرپانوں کی فروخت پر سے پابندی ہٹا لی ہے

لنڈن یکم اگست دار العوام میں حکومت کی طرف سے ایک سوال کے جواب میں کہا گیا۔ کہ فرانس کی جنگ میں برطانیہ کے ۱۱۳ آدمی ایسے ہیں جن کی ایک یا دونوں آنکھیں ضائع ہو گئیں۔

انگلستان میں مقیم غیر ملکیوں کو جنگی امداد میں حصہ لینے کا موقعہ بہم پہنچانے کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ لنڈن میں ایک بین الاقوامی لیبر فورس قائم کی جائے اس کے سٹاف میں ایسے لوگ ہونگے جو تمام زبانیں بول سکتے ہیں۔

جرمنوں نے ہوائی جہازوں کے ذریعہ انگلستان پر بہت سے اشتہار پھینکے ہیں۔ جن کے مضمون کو انگلستان کے سمجھدار لوگوں کے نام ہٹلر کی آخری اپیل قرار دیا گیا ہے۔ اس پر برطانوی اخباروں نے ہٹلر کی پرانی تقریروں سے اقتباس شائع کر کے بتایا ہے۔ کہ اس کے وعدوں پر کوئی اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ آغاز جنگ سے تھوڑی دیر پہلے اس نے کہا تھا۔ کہ فرانس اور جرمنی کی سرحدات ہمیشہ کے لئے معین ہو چکی ہیں۔ مگر دنیا جانتی ہے کہ اس وعدہ کا کیا انجام ہوا

ٹوکیو یکم اگست جاپان کے وزیر خارجہ نے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ جاپان اب ان ممالک کے ساتھ کبھی ہاتھ نہیں ملائے گا۔ جنہوں نے اس سے تعاون کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah